السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہماری مسجد کے کچھ نمازی، نماز فجر تاخیر سے پڑھتے ہیں، میں نے انہیں کئی بار سمجھایا ہے لیکن بے سود۔ تو کیا اب محکمہ میں ان کی شکایت کردوں یا انہیں مسلسل سمجھاتا رہوں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ہم آپ کو یہ وصیت کریں گے کہ ان لوگوں کو مسلسل سمجھاتے رہیے اور جماعت کے خاص خاص احباب کو ساتھ لے کر ان لوگوں سے ملیے اور انہیں سمجھائیے اور بتائیے کہ نماز باجماعت ادا نہ کرنے کے کس قدر خطرناک نتائج ہیں اور اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ یہ منافقوں کی نشانی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ آپ لوگوں کے سمجھانے سے وہ سمجھ جائیں اور راہ راست پر آجائیں۔ صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''منافقوں کے لئے سب سے بھاری نماز، نماز عشاء وفجر ہے اور اگر انہیں علم ہوتا کہ ان میں کس قدر اجر وثواب ہے تو وہ گھٹنوں کے بل چل کر ان میں شریک ہوتے۔'' نبی علیہ الصلوة والسلام نے فرمایا ہے کہ ''جس نے اذان سنی اور پھر نماز ادا کرنے مسجد میں نہ آیا تو اس کی نماز ہی نہیں ہوتی الا یہ کہ کوئی (شرعی) عذر ہو۔'' ایک نابینا شخص جسے مسجد میں لانے کے لئے کوئی معاون نہ تھا، رسول ﷺ اسے گھر میں نماز ادا کرنے کی اجازت مانگی تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: «ہل تسمع النداء بالصلاة؟ قال: نعم' قال فاجب»

''کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟'' اس نے عرض کیا جی ہاں فرمایا'' پھر اس پر لبیک کہو۔''

ایک اور روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ:

«لا اجد لک رخصة»

''میں تمہارے لئے کوئی رخصت نہیں پاتا۔''

جلیل القدر صحابی رسول حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''ہم نے دیکھا کہ نماز باجماعت ادا کرنے سے صرف وہی شخص پیچھے رہتا جو کھلم کھلا منافق ہوتا تھا۔''

ہر مسلمان پر یہ واجب ہے کہ وہ نماز باجماعت کی حفاظت کرے اور پیچھے رہنے سے اجتناب کرے۔ آئمہ مساجد پر بھی یہ واجب ہے کہ وہ پیچھے رہنے والوں کو سمجھائیں، انہیں وعظ ونصیحت کریں اور اللہ تعالی کے غضب وعقاب سے ڈرائیں۔ اگر نصیحت کارگر ثابت نہ ہو تو پھر اس محلہ کے مرکز امر بالمعروف کو شکایت کی جائے جس میں مسجد واقع ہو، تاکہ وہ حسب ہدایات اس سلسلہ میں ضروری کاروائی کرسکے۔ ہم اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ تمام مسلمانوں کو ایسے کاموں کی توفیق عطا فرمائے جن کی وجہ سے وہ اللہ تعالی کے غضب وعقاب سے بچ سکیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص248

محدث فتویٰ